احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 8۔اگست 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 8/ اگست 2013ء 29 رمضان 1434 ہجری 8 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 181

معتکفین کے لئے ہدایت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنادیا گیا۔ایک رات آپؐ نے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے وہ جان لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے اور کوئی شخص قراءت اتنی بلند آواز سے نہ کرے کہ دوسروں کی قراءت میں خلل ڈالے۔ (مسند احمد - مسند المکثرین حدیث 5853)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

رمضان کے دن بڑے بابرکت دن ہیں۔اب یہ گزرنے کو ہیں۔ یہ دن پھر ہم کو اسی رمضان میں نہیں آئیں گے۔نہیں معلوم آئندہ رمضان تک کس کی حیاتی ہے اور کس کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں خاص احکام دیئے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی خاص تاکید کی ہے۔ جو لوگ مسافر ہیں یا بیمار ہیں ان کو تو سفر کے بعد اور بیماری سے صحت یاب ہو کر روزے رکھنے کا حکم ہے۔..........رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدارس قرآن، قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے من قام رمضان ایمانا و احتسابا ....۔

﴿بخاری۔ کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان﴾

مگر افسوس کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان میں خرچ بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔سحرگی کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں اور مشکل سے جو کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا بھی تو پھر افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کے وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پری کی کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا، نہ یہ کہ آگے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جاوے اور خوب پیٹ پُر کر کے کھایا جاوے۔

یاد رکھو اسی مہینہ میں ہی قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے۔اسی کی ہدایت کے بموجب عمل درآمد کرنا چاہئے۔ روزہ سے فارغ البالی پیدا ہوتی ہے اور دنیا کے کاموں میں سکھ حاصل کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام تو یا مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا ہے اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا اور متقی بن سکتا ہے اور اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ دے..........یعنی میں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہئے کہ پہلے وہ ان احکام پر عمل کریں جن کا میں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تاکہ وہ مراد کو پہنچ سکیں اور اس طرح سے بہت ترقی ہوگی۔

بہت لوگ اس مہینہ میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے مگر خدا تعالیٰ چونکہ جانتا تھا کہ قوی آدمی ایک مہینہ تک صبر نہیں کر سکتا اس لئے اس نے اجازت دے دی کہ رات کے وقت اپنی بیویوں سے تم لوگ صحبت کر سکتے ہو۔بعض لوگ ایک مہینہ تک کب باز رہ سکتے ہیں اس لئے خدا نے صبح صادق تک بیوی سے جماع کرنے کی اجازت دے دی۔ بدنظری، شہوت پرستی، کینہ، بغض، غیبت اور دوسری بد باتوں سے خاص طور پر اس مہینہ میں بچے رہو۔

اور ساتھ ہی ایک اور حکم بھی دیا کہ رمضان میں اس سنت کو بھی پورا کرو کہ رمضان کی بیسویں صبح سے لے کر دس دن اعتکاف کیا کرو۔ان دنوں میں زیادہ توجہ الی اللہ چاہئے۔

﴿خطبات نور صفحہ 262﴾

غریبوں کے ساتھ عید کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''عیدوں کے موقع پر اپنے غریب ہمسایوں، ضرورتمندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں، ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں اور ان کے غم بانٹیں۔ اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں غرضیکہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں خدا آپ کو غریبوں کی خدمت میں زیادہ ملے گا۔ اور یہ ایک ایسا آزمودہ نسخہ ہے جس نے کبھی خطا نہیں کی۔ جو خدا کے بے کس مجبور بندوں سے پیار کرتا ہے۔ لازماً خدا اس سے پیار کرتا ہے کبھی اس میں کوئی تبدیلی تم نہیں دیکھو گے۔ اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجالیں......پھر آپ کی عید ایسی ہوگی جو زمینی عید نہیں رہے گی بلکہ آسمان پر بھی یہ عید کے طور پر لکھی جائے گی اور اس کی خوشیاں دائمی ہوں گی اور اس کی برکتیں دائمی ہوں گی۔

(الفضل 23 دسمبر 2000ء)

''اور آئندہ عید میں بھی میرا وہ پیغام یاد رکھیں کہ آپ کی سچی عید تب ہوگی جب آپ غریبوں کی عید کریں گے۔ ان کے دکھوں کو اپنے ساتھ بانٹیں گے۔ان کے گھر پہنچیں گے، ان کے حالات دیکھیں گے، ان کی غریبانہ زندگی پر ہو سکتا ہے آپ کی آنکھوں سے کچھ رحمت کے آنسو برسیں۔ کیا بعید ہے کہ وہی رحمت کے آنسو آپ کے لئے ہمیشہ کی زندگی سنوارنے کا موجب بن جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 5/اپریل 1996ء)

عید مبارک

ادارہ الفضل کی طرف سے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ خوشیوں اور برکتوں والی ہزاروں عیدیں دیکھنی نصیب فرمائے۔ آمین

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب

حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک

1934ء میں جب احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان برپا کیا اور اعلان کیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور بہت بلند بانگ دعوے کئے اور اپنے خیال میں سمجھے کہ آخر ہم ہی فتح یاب ہوں گے۔

ایسے حالات میں حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا اور جماعت کے افراد کو پیغام دیا کہ سادہ زندگی بسر کرو، قومی دیانت کا قیام عمل میں لاؤ، وقف ایام کرو، رخصت کے دنوں میں خود کو نظام کے حضور پیش کردو اور خدمت دین بجا لاؤ اور مالی مطالبہ بھی کیا۔

بظاہر احراریوں کی یورش کے جواب میں ایسی تحریک کا اعلان یقیناً بے محل لگ رہا تھا لیکن صرف اس شخص کو جو دنیاوی نگاہ سے دیکھ رہا تھا اور جو شخص خداتعالیٰ کی عطا کردہ نگاہ بصیرت سے کام لے رہا تھا وہ اس یقین میں سر سے پاؤں تک گھرا ہوا تھا کہ لازماً اس میدان میں فتح حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کو ہوگی اور آج ہم دنیا میں بسنے والے تمام احمدی کیا یورپ اور کیا ایشیا، کیا افریقہ اور کیا امریکہ اور کیا جزائر الغرض دنیا کے 200 ممالک کے احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ 1934ء میں مخالفین چاہتے تھے اور ان کی تحریک کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ جماعت احمدیہ بکلی ختم ہو جائے اس کے مقابل پر تحریک جدید کا مرکزی مقصد یہ تھا کہ جماعت احمدیہ برصغیر سے نکل کر اکناف عالم میں پھیل جائے۔ آج تاریخ شاہد ہے کہ آج تحریک جدید کی بدولت جماعت احمدیہ دنیا کے 200 ممالک میں نہ صرف داخل بلکہ قائم اور راسخ ہو چکی ہے اور کل تک کا یہ ننھا سا پودا آج تناور درخت بن چکا ہے۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے تھے جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

اب میں حضرت مصلح موعود بانیٔ تحریک جدید کے چند حوالے پیش کرتا ہوں کہ آپ کی نگاہ میں تحریک جدید کی کیا اہمیت تھی اور آپ کی نگاہ میں اس تحریک کا کیا مقام تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کے اپنے الفاظ ہدیۂ قارئین ہیں۔

پہلا قدم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’یہ مت خیال کرو کہ یہ تحریک میری طرف سے ہے۔ نہیں۔ بلکہ میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم ﷺ کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے پس یہ مت خیال کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور مرنے کے بعد اور سے۔ بہر حال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرالے۔ یہ پہلا قدم ہے۔‘‘

(تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین ص42-43)

عمارت کی تکمیل

پھر فرماتے ہیں:

’’اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی...... پکار رہے ہیں کہ

اے مزدورو! آؤ اس عمارت کی تکمیل کرو مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں جو بھاگتے پھرتے ہیں اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقع نہیں مل سکے گا۔ جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے۔ (۔) کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور (۔) کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ ......اور حضرت مسیح موعود کی جماعتوں میں سے سمجھے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔‘‘

(تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین ص18-19)

محبت کا ثبوت

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں:

’’1۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔‘‘

’’2۔ دنیا میں آج خدا کو قریباً ہر گھر سے ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟‘‘

(تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین ص51)

’’پکڑا جائے گا‘‘

پھر فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو! گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیار قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔‘‘

(تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین ص16)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس الٰہی تحریک میں شامل ہو کر دنیاوی حسنات اور اُخروی ثمرات کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بہشتی مقبرہ

اے بہشتی مقبرہ اے ارضِ نیک نام
سو رہے ہیں تجھ میں لاکھوں دین کے مخلص غلام

تیرا دامن تھام کے اُترے ہیں تیرے دیس میں
دولتِ تسکین و راحت پا گئے عالی مقام

شوکتِ ...... اور دیں کی ترقی کے لئے
کر گئے قربان اپنی دولت دنیا تمام

زندگی میں رات دن یادِ خدا میں گامزن
موت پر۔ قدوسیوں میں تا ابد محوِ خرام

یہ گراں مایہ خزانہ یہ جواہر تابناک
جن سے روشن ہے جبینِ ملتِ خیر الانام

تو درخشاں کیوں نہ ہو جوں چشمۂ آبِ بقا
دفن ہیں تجھ میں مسیحِ پاک کے رخشاں غلام

صبح ہو کہ شام ہو تیری زیارت کے لئے
آ رہے ہیں۔ جا رہے ہیں زائرینِ خوش کلام

شب کو پچھلے پہر جب یادوں میں کھو جاتا ہوں شوقؔ
وہ چلے آتے ہیں از راہِ کرم بالائے بام

عبدالحمید شوق

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

رمضان المبارک میں ہمدردی وخدمت بنی نوع انسان کو اپنا شعار بنائیں

خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت بڑی بات ہے، خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے رمضان المبارک کو ماہ مواسات یعنی ہمدردی اور بھائی چارے اور اخوت کا مہینہ قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

امر واقعہ یہ ہے کہ کائنات میں ہمدردی و غمخواری میں کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ آپؐ بنی نوع انسان کے لئے بے حد ہمدرد تھے اور ہمدردی انسان کے لئے آپ کا بحر سخاوت ہمیشہ جوش زن رہتا۔ بخاری شریف کتاب الصوم میں ہے کہ نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان المبارک میں جب جبریلؑ آپؐ سے ملتے تو سخاوت کا یہ بحر اور زیادہ جوش زن ہو جاتا تھا۔ اور جبریل ہر رات آپؐ سے ملاقات فرماتے۔ جس کے نتیجہ میں یہ سخاوت تیز ہواؤں سے بھی سبقت لی جاتی۔

ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ خود ہی دوسروں کی ضروریات کا خیال نہ رکھتے بلکہ اپنے عشاق کو بھی اس کی طرف متوجہ فرماتے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اللہ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ اور جو شخص کسی کی تکلیف اور بے چینی اس دنیا میں دور کرتا ہے اللہ قیامت کی تکلیف اور بے چینی اس سے دور کر دے گا۔''

(بخاری کتاب المظالم باب لایظلم المسلم المسلم)

اللہ کے پیارے بندے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں؟ اور کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرے یا اس کی تکلیف دور کرے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی بھوک دور کرے۔''

پھر فرمایا:

''اگر میں خود ایک مسلمان بھائی کے ساتھ مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ میں مدینہ کی اس مسجد میں ایک ماہ اعتکاف کروں۔ اور جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے اور دبا لیتا ہے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ اپنی من مانی کر سکتا تھا اللہ اس شخص کا دل قیامت کے دن امید سے بھر دے گا۔ اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت پوری کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کا کام کر کے دم لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا جس دن تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد نمبر 12، صفحہ 453 مطبع الوطن العربی روایت نمبر 13646)

اس دور آخرین میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمدردی بنی نوع انسان کے ہر میدان میں سرگرم عمل ہے۔ کیونکہ ائمہ احمدیت نے بار بار یہی تعلیم دی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے

''ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ...... کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔

وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 4، صفحہ 215)

ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع ہے

پھر فرمایا:

''یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخلص کرو۔ نہیں، مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔''

(ملفوظات جلد نمبر 1، صفحہ 217)

مال خرچ کرنے کے مصارف

اللہ تعالیٰ انسان کو مال دیتا ہے۔ وہ کہاں کہاں خرچ کرنا چاہئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''واٰتی المال علیٰ حبہ یعنی محبت الٰہی کے ساتھ مال کو خرچ کرے۔ بعض لوگ حبہ کا ترجمہ کرتے ہیں وہ مال جس سے محبت ہے مگر میرے نزدیک جس عمل میں اخلاص وثواب نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں۔

ذوی القربیٰ: اب اس مال کے مصارف بتلاتا ہے۔ انسان غیروں کو دیتا ہے مگر رشتہ داروں کو نہیں دیتا کیونکہ ان سے بوجہ رات دن کے معاملات کے بعض اوقات ناراضی بھی ہوتی ہے۔

والیتمیٰ: پھر یتیم کو دے کیونکہ اس سے بدلے کی امید نہیں۔

والمسٰکین: پھر ان لوگوں کو دے جو بے دست و پا ہیں۔ میرے خیال میں تین قسم کے لوگ مساکین ہو سکتے ہیں ایک تو وہ جو کام نہیں کر سکتا بوجہ معذوری اور یہ دو طرح ہے۔ مثلاً ایک شخص لوہاری کا کام جانتا ہے مگر اوزار نہیں رکھتا۔ سینا تو جانتا ہے مگر سوئی اور قینچی وگز نہیں۔ پس یہ اسباب ان کو مہیا کر دینے چاہئیں کیونکہ بغیر ان کے وہ بھی اپاہج کے حکم میں ہیں۔ ایک اور مثال سنو کوئی کسب جاننے والا ہے تو سہی مگر وہاں اس کے ہنر کا کوئی قدردان نہیں یا دکان چلانے کے لئے مکان نہیں۔ پس اپاہج ہو عدم مال کی وجہ سے یا عدم اعضاء کی وجہ سے ہر دو صورت مستحق امداد ہے۔

وابن السبیل: مسافر کو بعض وقت بہت مشکلات پیش آ جاتی ہیں مثلاً نقدی چوری ہوگئی یا کسی اتفاق سے چند پیسے کرایہ سے کم ہو گئے وغیرہ یا ٹکٹ گم ہو گیا۔

والسائلین: سوال کرنے والوں سے آجکل بہت برا سلوک کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو عادت ہے کہ جب کوئی سوالی ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اس پر عیب لگانے شروع کر دیئے۔

وفی الرقاب: گردنوں کو چھڑانے سے مراد غلاموں کا آزاد کرنا ہے۔ ایک دفعہ ایک غیر مذہب کا شخص بڑے زور سے کہہ رہا تھا غلاموں کی آزادی دلانے والا عیسائی مذہب ہے۔ مَیں نے کہا کہ مسیح ناصریؑ نے کوئی قانون ان کے لئے نہیں بنایا نہ کوئی حصہ مقرر کیا مگر ہماری شریعت میں قانون ہے جو ان آیات میں مذکورہ ہے اور پھر بیت المال کا 1/8 حصہ ان کے لئے مقرر ہے۔

چھ مصرفوں کا ذکر تو یہاں کیا اور پارہ 10 میں 2 مصرف اور بتائے ہیں ایک مؤلفۃ القلوب، میرے نزدیک اس زمانہ میں بھی یہ بہت ضروری ہے۔ دوم اس محکمہ زکوٰۃ کے جو ملازم ہیں ان کی تنخواہ۔''

(حقائق الفرقان جلد نمبر 1، صفحہ 291)

عام بنی نوع انسان سے سلوک

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''میں ان لوگوں کے متعلق (دین حق) کی تعلیم پیش کرتا ہوں جن سے انسان کسی قسم کا ذاتی تعلق نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس قسم میں سے سب سے اول تو یتامیٰ اور مساکین ہیں۔'' گو یتیم اور مسکین ایک رشتہ دار بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ یتیم اور مسکین کے ساتھ سلوک کرنے میں (دین حق) نے کوئی شرط نہیں لگائی کہ وہ کن میں سے ہو اس لئے میں ان کو عام مخلوق کے عنوان کے نیچے

ہی رکھتا ہوں۔ کیونکہ اکثر اوقات جن یتامیٰ اور مساکین سے پالا پڑتا ہے وہ غیر ہی ہوتے ہیں۔ ان دونوں قسموں کے متعلق (دین حق) میں نہایت وسیع احکام ہیں جنہیں اس وقت بیان نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آگے ہی مضمون بہت لمبا ہو گیا ہے اس وقت صرف اس قدر ہی بیان کر دینا کافی ہے کہ یتامیٰ اور مساکین سے نیک سلوک کرنے کا (دین حق) میں نہایت زور سے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض اس کے متعلق اوپر مضامین آچکے ہیں۔ اس جگہ صرف یہ بات ہی لکھ دینی کافی ہو گی کہ قرآن کریم یتامیٰ کے ساتھ نیک سلوک نہ کرنے کو ان اعمال میں سے قرار دیتا ہے جن کا نتیجہ ذلت و رسوائی ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں پر عذاب آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمارے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کی نسبت فرماتا ہے......(الفجر:18) یہ بات نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ بات یہ ہے کہ تم یتامیٰ کی خبر گیری نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو بے بس دیکھ کر ان کی طرف التفات ہی نہ کرتے تھے۔ مساکین کی نسبت فرماتا ہے کہ ان سے حسن سلوک نہ کرنا ان افعال میں سے ہے جو انسان کو دوزخی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ بعض جہنمیوں کی نسبت فرماتا ہے **ولا یحض علیٰ طعام المسکین**. ......(الحاقہ: 35-36) چونکہ وہ مساکین کی خبر گیری کی تحریک نہیں کرتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی ان کی مدد نہ کی ورنہ خدا تعالیٰ ان کو عذاب سے بچاتا۔''

(انوار العلوم جلد نمبر 2، صفحہ 282-281)

خدمت بنی نوع انسان کی تنظیمیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''انصار اللہ کی تنظیم میں تربیت اور حصول قرب الٰہی پر زور دیا گیا ہے اور خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں خدمت بنی نوع انسان اور حصول قرب الٰہی پر زیادہ زور ہے۔ اگر آپ سوچیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اگر یہ خدمت کی روح غائب ہو جائے تو انسانی اقدار قائم نہیں ہوسکتیں اور اگر انسانی اقدار قائم نہ ہوں تو روحانی ترقیات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ روحانی ترقیاتی کے لئے جتنی ہدایتیں اور شریعتیں نازل کی گئی ہیں وہ انسان پر نازل کی گئی ہیں وہ گدھے یا گھوڑے یا بیل یا دوسرے جانوروں پر نازل نہیں کی گئیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شرعی تقاضوں کو پورا کر کے روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان میں انسانی اقدار قائم ہوں۔ اگر انسان انسانی اقدار کو قائم نہیں کرتا تو روحانی ارتقاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب کسی سلسلہ میں یا کسی قوم میں یا بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان میں روح خدمت نہ ہو اس وقت تک اس سلسلہ یا اس قوم یا بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان میں انسانی اقدار قائم نہیں ہوسکتیں۔ اگر ہم انسانی اقدار کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خدمت کی روح کو زندہ کرنا پڑے گا اور اس خدمت کی زندہ روح کو لے کر کام کے میدان میں سرگرم عمل رہنا خدام الاحمدیہ کا ضروری پروگرام ہے۔ خدام الاحمدیہ اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے اس کام میں لگ جائیں کیونکہ خدمت ...... واحمدیت تقاضا کرتی ہے خدمت انسان کا۔ جو شخص انسان کی خدمت نہیں کرتا وہ احمدیت کی خدمت نہیں کرتا۔''

''پس خدام الاحمدیہ کا کام ہے انسان کی خدمت، اس کے بغیر نہ (۔) کی خدمت ہوسکتی ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے احکام عبادت کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ آپ اس خدمت کے جذبہ کو، اس خدمت کی روح کو زندہ رکھ کر کام کریں اور دنیا کو خدا کے نام پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے ماتحت اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور کریں کہ واقعی (مومن) بنی نوع انسان کا خادم ہوتا ہے۔ اگر آپ (دین حق) کے خادم ہونے کی حیثیت میں بنی نوع انسان کو یہ تسلیم کروا دیں کہ (دین حق) کا خادم بنی نوع انسان کا خادم ہوتا ہے تب وہ نبی اکرم ﷺ کے ان احسانوں کو سمجھنے لگیں گے جو واقعۃً آپ نے ان پر کئے ہیں اور جن کو وہ اس وقت سمجھتے نہیں اور جس کے بغیر محبت اور پیار کا وہ تعلق قائم نہیں ہوسکتا جو بنی نوع انسان کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہونا چاہئے۔''

(خطبات ناصر جلد نمبر 2، صفحہ 646-647)

دلی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''میرے دل کی یہ خواہش ہے کہ ساری دنیا میں ہمدردی کرنے والوں میں سب سے زیادہ ہمدردی کا عملی اظہار جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو اور دنیا میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ موسیٰؑ کی جماعت نے بنی نوع انسان کی یہ خدمت کی اور عیسیٰؑ کی جماعت نے یہ خدمت کی اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی جماعت نعوذ باللہ پیچھے رہ گئی اس لئے جہاں تک مذاہب کے مقابلہ کا تعلق ہے **فاستبقوا الخیرات** کو پیش نظر رکھتے ہوئے میرے دل میں خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں بے انتہا جوش پیدا کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایسے عظیم الشان کام سرانجام دے جو اپنی وسعت کے ساتھ اپنی شدت میں بھی بڑھتے رہیں یہاں تک کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں بنی نوع انسان کی سب سے زیادہ ہمدردی رکھنے والی اور ہمدردی میں عملی قدم اٹھانے والی جماعت بن جائے اور آنحضرت ﷺ کے دین کو اس پہلو سے بھی ساری دنیا کے ادیان پر غلبہ نصیب ہو جائے۔''

(خطبات طاہر جلد نمبر 2، صفحہ 573)

جتنی خدمت کر سکتے ہیں کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر بھی۔ تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔ اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن دکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔''

(روزنامہ الفضل 13 جنوری 2004ء)

خلفائے احمدیت نے بنی نوع انسان کی ہمدردی میں مختلف اوقات میں مختلف تحریکیں فرمائی ہیں۔ اور ہر احمدی جان و دل سے اسے بروئے کار لانے کے لئے کوشاں ہیں۔ مثلاً غرباء، مساکین، طلباء کی امداد کی تحریک، لاوارث بچوں، عورتوں کی خبر گیری کی تحریک، مظلوموں کی امداد کی تحریک، بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک کہ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہ سوئے۔ غرباء میں تحائف کی تقسیم، بیوت الحمد سکیم، اسیران و مصیبت زدگان کے لئے تحریک، سیدنا بلالؓ فنڈ، کفالت یتامیٰ، مریم شادی فنڈ کی تحریک، خدمت خلق، امداد مریضاں کی تحریک۔

مرکز احمدیت ربوہ میں مختلف ادارے خدمت بنی نوع انسان میں مشغول ہیں۔ مثلاً فضل عمر ہسپتال، طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، نور العین دائرۃ الخدمۃ لانسانیہ، بلڈ بنک، تھیلیسیمیا/ہیمو فیلیا سنٹر، ڈینٹل کلینک، نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک، ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس، فضل عمر ہومیو ڈسپنسری کے علاوہ تقریباً ہر محلّہ میں فری ہومیو سنٹرز اور میڈیکل کیمپس۔ اس کے علاوہ سندھ میں المہدی ہسپتال مٹھی دن رات مصروف ہیں۔ نیز 12 افریقی ممالک میں 38 ہسپتال خدمت انسانیت کا فریضہ سرانجام دے رہیں ہیں۔ اور افریقن ممالک میں دور دراز کے علاقوں میں پینے کے پانی کے سنگین مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں سرگرداں ہے۔ بجلی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے شمسی توانائی کے امکانات کا جائزہ لے رہیں۔

نیکی کوئی حقیر سمجھتے نہیں ہیں ہم
سنت یہ مصطفیٰؐ کی جگاتے رہے ہیں ہم

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر احمدی ہمیشہ خدمت خلق ہمدردی بنی نوع انسان، خدمت انسانیت کو اپنا شعار بنائے رکھے کہ رمضان کا مہینہ ہمدردی کی انتہاء سکھاتا ہے۔ اور بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخوت ہی ہے جو پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچ لاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحؒ کی پاکیزہ سیرت

ایک مرتبہ حضرت داؤد طائیؒ نے حاضر خدمت ہو کر امام جعفر صادق رحؒ سے عرض کیا کہ آپ چونکہ اہل بیت میں سے ہیں اس لئے مجھ کو کوئی نصیحت فرمائیں لیکن آپ خاموش رہے اور جب دوبارہ داؤد طائی نے کہا کہ اہل بیت ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے۔ اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ مجھے تو یہی خوف لگا ہوا ہے کہ قیامت کے دن میرے جد اعلیٰ ہاتھ پکڑ کر یہ سوال نہ کر بیٹھیں کہ تو نے خود میرا اتباع کیوں نہیں کیا؟ کیوں کہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں بلکہ اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔ یہ سن کر داؤد طائی کو بہت عبرت ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ جب اہل بیت پر خوف کے غلبہ کا یہ عالم ہے۔ تو میں کس گنتی میں آتا ہوں اور کس چیز پر فخر کر سکتا ہوں۔

کسی شخص کی دینار کی تھیلی گم ہو گئی۔ تو اس نے آپ پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ میری تھیلی آپ ہی نے چرائی ہے۔ حضرت جعفرؒ نے اس سے سوال کیا کہ اس میں کتنی رقم تھی؟ اس نے کہا دو ہزار دینار چنانچہ گھر لے جا کر آپ نے اس کو دو ہزار دینار دے دیئے اور بعد میں جب اس کی کھوئی ہوئی تھیلی کسی دوسری جگہ سے مل گئی تو اس نے پورا واقعہ بیان کر کے معافی چاہتے ہوئے آپ سے رقم واپس لینے کی درخواست کی۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ ہم کسی کو دے کر واپس نہیں لیتے۔ پھر جب لوگوں سے اس کو آپ کا اسم گرامی معلوم ہوا تو اس نے بے حد ندامت کا اظہار کیا۔

ایک دفعہ آپ کو بیش بہا لباس میں دیکھ کر کسی نے اعتراض کیا کہ اتنا قیمتی لباس اہل بیت کے لیے مناسب نہیں۔ تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جب اپنی آستین پر پھیرا تو اس کو آپ کا لباس ٹاٹ سے بھی زیادہ کھردرا محسوس ہوا۔ اس وقت آپ نے فرمایا ھذا للخلق ھذا للحق یعنی مخلوق کی نگاہوں میں تو یہ عمدہ لباس ہے۔ لیکن حق کے لئے کھردرا ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے امام ابو حنیفہؒ سے سوال کیا کہ دانش مندی کی کیا تعریف ہے؟ امام صاحب نے جواب دیا کہ جو بھلائی اور برائی میں امتیاز کر سکے۔ آپ نے کہا کہ یہ امتیاز تو جانور بھی کر لیتے ہیں۔ کیونکہ جو ان کی خدمت کرتا ہے۔ ان کو ایذا نہیں پہنچاتے اور جو تکلیف دیتا ہے اس کو کاٹ کھاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے پوچھا کہ پھر آپ کے نزدیک دانش مندی کی کیا علامت ہے؟ جواب دیا کہ جو دو بھلائیوں میں سے بہتر بھلائی کو اختیار کرے۔

آپؒ نے فرمایا کہ جس مصیبت سے قبل انسان میں خوف پیدا ہوا ہو وہ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے جو مصیبت پر اظہار ندامت کرے وہ فرمانبردار ہے۔ مومن کی تعریف ہے کہ نفس کی سرکشی کا مقابلہ کرتا رہے اور عارف کی تعریف یہ ہے کہ جو اپنے مولیٰ کی اطاعت میں ہمہ تن مشغول رہے فرمایا نفس سے جنگ کرنا اللہ تعالیٰ تک رسائی کا سبب ہوتا ہے پھر فرمایا نیک بختی کی علامت یہ بھی ہے کہ عقل مند دشمن سے واسطہ پڑ جائے۔

فرمایا کہ پانچ لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اول جھوٹے سے کیونکہ اس کی صحبت فریب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دوم بے وقوف سے کیونکہ جس قدر وہ تمہاری منفعت چاہے گا۔ اس قدر نقصان پہنچے گا۔ سوم کنجوس سے کیونکہ اس کی صحبت سے بہترین وقت رائیگاں ہو جاتا ہے۔ چہارم بزدل سے کیونکہ یہ وقت پڑنے پر ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ پنجم فاسق سے کیونکہ ایک نوالے کی طمع میں کنارہ کش ہو کر مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں فردوس و جہنم کا نمونہ پیش کر دیا ہے کیونکہ آسائش جنت ہے اور تکلیف جہنم اور جنت کا صرف وہی حقدار ہے جو اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اور دوزخ اس کا مقدر ہے جو اپنے امور نفس سرکش کے حوالے کر دے۔ فرمایا کہ اگر دشمنوں کی صحبت سے اولیاء کرام کو ضرر پہنچ سکتا تو فرعون سے آسیہ کو پہنچتا اور اگر اولیاء کی صحبت دشمن کے لئے فائدہ مند ہوتی تو سب سے پہلے حضرت نوح کی قوم اور بعض انبیاء کی بیویاں اور اولادیں جو غرق ہوئیں وہ غرق نہ ہوتیں بلکہ بہت فائدہ اٹھاتیں۔

(تذکرۃ اولیاء صفحہ 6 تا 12 سے اخذ)

مرسلہ: مکرم محمد افضل متین صاحب

مکرم سلطان محمد ادریس صاحب

میری اہلیہ محترمہ رضیہ ادریس صاحبہ کا ذکر خیر

میری اہلیہ محترمہ رضیہ ادریس صاحبہ مورخہ 9 جولائی 2012ء کو علی الصبح سوا ایک بجے ہم سے جدا ہو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اے دل تو اسی پہ جاں فدا کر

آپ کی ولادت 1954ء کو بھلوال شہر ضلع سرگودھا میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد محترم مولوی فضل احمد صاحب مرحوم نے ایک لمبا عرصہ بطور معلم سلسلہ وقف جدید کی خدمت کی توفیق پائی اور معلم وقف جدید چک نمبر 9 پنیار ضلع سرگودھا کے حوالہ سے پہچانے جاتے تھے۔ آپ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ و امیر جماعت ڈنمارک کی ہمشیرہ محترمہ تھیں اور تین بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں۔

اہلیہ محترمہ 20 جنوری 2011ء کو اپنے بیٹے عزیزم مظفر احمد کے Convocation پر ربوہ سے آسٹریلیا آئیں۔ لیکن یہاں آ کر جلد بیمار ہو گئیں اور معلوم ہوا کہ انہیں کینسر جیسی مہلک مرض ہے اور وہ بھی آخری سٹیج پر۔ اس کے بعد خاکسار اور بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق بھی آسٹریلیا پہنچ گئے۔ تین بار ان کے لنگز کا آپریشن ہوا اور ایک بار ہارٹ سے بھی پانی نکالا گیا۔ مرحومہ نے یہ تمام لمحات بڑے ہی صبر ہمت اور استقلال سے گزارے۔ خیال تھا کہ ہمارے آنے پر تنہائی کا احساس ختم ہو گا اور صحت بہتر ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے فیصلہ کر دیا ہوا تھا۔ ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ہمارے آسٹریلیا آنے پر گھر میں باجماعت نماز پڑھنے کو ترجیح دیتی تھیں۔ بیماری کے دوران سانس کی تکلیف بہت زیادہ ہو گئی تو بھی خود بیڈ یا کرسی پر بیٹھ کر میرے ساتھ نماز باجماعت ادا کرتی تھیں۔ میں نے انہیں اپنی زندگی میں نماز قضا کرتے نہیں دیکھا۔ بعض اوقات شادی بیاہ کے موقعہ پر کام کی زیادتی کے باعث تمام کاموں سے فارغ ہو کر بعد ادائیگی نماز سویا کرتی تھیں۔ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی جانتی تھیں اور بہت سا حصہ قرآن کا زبانی یاد تھا۔ بیماری کے آخری ایام میں جب ان سے تلاوت نہیں ہو پاتی تھی تو مجھے کہا کرتی تھیں کہ آپ میرے پاس بیٹھ کر تلاوت کیا کریں۔ چنانچہ خاکسار ان کے پاس بیٹھ کر تلاوت کرتا تو جب کوئی لفظ غلط پڑھا جاتا تو مجھے دوبارہ پڑھنے کا کہہ کر درستی زبانی کروا دیا کرتی تھیں۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت اور تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں سب انہی کا کردار ہے اور بچوں کو خود قرآن کریم پڑھایا۔ صبر اور استقلال کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ انتہائی قناعت پسند اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔

اپنی کسی خوبی پر تکبر نہ کیا اور ہر کامیابی کو محض خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتی تھیں۔ دعا پر یقین انتہائی درجہ کا تھا۔ سب کے لئے دعائیں کرتی اور دوسروں کو دعا کی خاص درخواست کیا کرتی تھیں۔ کسی کی تکلیف برداشت نہ کر سکتی تھی۔ اسی لئے کسی کو تکلیف دینا پسند نہ کرتی تھیں نہ اپنے ہاتھ سے نہ اپنی زبان سے۔ بیماری کے آخری ایام میں جبکہ آکسیجن بھی لگی ہوتی تھی میری والدہ اور اپنی والدہ سے بات کرتے وقت انتہائی Active ہو جایا کرتی تھیں تا کہ انہیں یہ احساس نہ ہو کہ میں زیادہ بیمار ہوں۔ میری والدہ کو امی جان کہہ کر پکارا کرتی تھی اور میرے گھر آ کر اپنی والدہ سے بڑھ کر میری والدہ کو پیار کیا۔ بیماری کے ایام میں اکثر میری والدہ کو کہا کرتی تھی کہ جس کی دو والدہ دعائیں کرنے والی موجود ہوں اسے کیا فکر ہو گی۔ (اللہ تعالیٰ ان دونوں ماؤں کا سہارا تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین)

خاندان حضرت مسیح موعود سے بے انتہا پیار اور عزت و احترام کرتی تھیں۔ حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ کی کلاس فیلو تھیں اور اس پر بڑا فخر محسوس کرتی تھیں اور ربوہ میں رہتے ہوئے اکثر بیٹی کے ساتھ ان سے ملاقات کا شرف حاصل کرتی تھیں۔ خلافت سے انتہا کا عشق تھا۔ دل میں بڑی تڑپ تھی کہ ایک بار جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کر کے خلیفہ وقت سے ملاقات کر سکوں۔

صدقہ بہت کرتی تھیں چھپ کر بھی اور ظاہر بھی اور آسٹریلیا میں آ کر صدقہ ربوہ بھجوایا کرتی تھیں کہ وہاں اس کے مستحقین زیادہ ہیں۔ ربوہ میں رہتے ہوئے ہمارے گھر پر کام کرنے والی نے ان کے آسٹریلیا آنے پر کام چھوڑ دیا۔ وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ یہ طے شدہ اجرت کے علاوہ اس کی جو مدد کیا کرتی تھیں اب اسے اس کی توقع نہ تھی۔ مگر اس کے باوجود یہاں سے بھی اسے صدقہ بھجواتی رہی کہ وہ غریب اور بیٹیوں کی ماں ہے۔ وفات سے ایک دو روز قبل اپنے تمام پرس منگوائے اور بیٹے سے کہا کہ ان میں صدقہ کی رقم ہے جو ربوہ بھجوا دی جائے۔ جب کاؤنٹ کی گئی تو یہ رقم پانچصد ڈالر کے قریب بنی۔ صدقہ کی رقم ہمیشہ سے علیحدہ رکھا کرتی تھیں۔ اقرباء اور غرباء پروری میں بے مثال تھیں۔ جس روز آسٹریلیا آنے کے لئے ان کی فلائٹ تھی اسی روز اپنے گھر میں ایک دعوت کا اہتمام کیا اور تمام کھانا بھی خود ہی پکایا۔ عزیزوں کی دعوت کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔ اپنے جہیز کا تمام سامان بستر اور برتن وغیرہ شادی مریم فنڈ میں دے دیا تھا۔ میری ضروریات کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔

محلّہ دارالیمن وسطی حمد میں بطور سیکرٹری مال لجنہ خدمت کی بھی توفیق پائی اور بڑی خوش اسلوبی سے اس فرض کو نبھایا۔انہیں لجنہ مقامی کی طرف سے اچھی کارکردگی پر شیلڈ بھی عطا کی گئی تھی جس پر وہ بے حد تشکر کا اظہار کیا کرتی تھیں۔یکم جنوری 1997ء کو نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی وصیت نمبر 30624 تھا چندوں میں باقاعدہ تھیں تنخواہ موصول ہوتے ہی پہلا کام چندہ کی ادائیگی ہوتا تھا۔اپنی زندگی میں ہی تمام زیور اور گریجویٹی پر چندہ ادا کر دیا تھا۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ٹیچر تھیں لہٰذا سکول میں گاؤں کی عورتوں کو دعوت الی اللہ کرنا ان کا معمول تھا۔زندگی کے تمام اسلوب احسن رنگ میں ادا کرنے کا ملکہ موجود تھا۔جب بیاہ کر میرے گھر آئی تو میری چار ہمشیرہ اور ایک بھائی غیر شادی شدہ تھے۔سب کے ساتھ بڑے پیار کا سلوک کیا اور چھوٹی بہنوں کی طرح ان کے ساتھ نباہ کیا اور اپنے ہاتھ سے سب کی شادیاں کیں اور کبھی مجھے علیحدہ ہونے کا نہیں کہا۔

پردہ کی بہت پابند تھیں۔ پردہ کے لئے برقعہ استعمال کرتی تھیں۔ ہمیشہ چہرہ نقاب میں رہتا تھا۔غیر از جماعت عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر جبکہ تمام عورتوں نے دوپٹے گلوں میں ڈالے ہوتے تھے تو یہ واحد عورت ہوتی تھی جو برقعہ میں ملبوس پردہ کی پوری پابندی کر رہی ہوتی تھی۔جس کی وجہ سے کوئی ان کے ساتھ مذاق وغیرہ کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔

غیر احمدی عزیزوں میں ایک مقام رکھتی تھیں۔یہی وجہ تھی کہ ان کی وفات پر وہ غیر از جماعت عزیز بھی شامل ہوئے جو اس سے پہلے ہمیں چھوڑ چکے تھے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت 3/اگست 2012ء کو ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(بحوالہ الفضل ربوہ 16/اگست 2012ء)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں تمام کام ویزے وغیرہ کا حصول احسن طور پر پورے کئے۔ الحمدللہ۔ مرحومہ نے سوگواران میں دو بیٹے ایک بیٹی اور ایک پوتا چھوڑے ہیں۔ بڑا بیٹا مکرم محمد اکرم صاحب آف ربوہ کا داماد ہے۔جبکہ چھوٹا بیٹا مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف مردان شہید کے داماد ہیں۔جبکہ بیٹی ابھی غیر شادی شدہ ہے۔

اس مضمون کے ذریعہ خاکسار ان تمام احباب اور لجنہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس غم کے موقعہ پر ہماری دلجوئی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب سے پیار کا سلوک فرمائے نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کے دل سے نکلی ہوئیں دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے اور مرحومہ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

جناب محمد حسن معراج صاحب

عبدالسلام کا جھنگ (بی بی سی ڈاٹ کام کی رپورٹ)

سلطان اور چندر بھان کے علاوہ بھی اس شہر کے کچھ حوالے ہیں، جن کے بارے میں قومی تاریخ جان بوجھ کر خاموش ہے۔

ایسا ہی ایک حوالہ ڈاکٹر عبدالسلام کا بھی ہے جسے پاکستان کے حافظے سے مذہب کی آڑ میں حذف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ڈاکٹر صاحب کے ذکر پہ شاہی مورخ ایسے ورق پھلانگتا ہے جیسے مقامی سکول میں سائنس پڑھاتے وقت جینیات کے باب کے صفحے جوڑ کر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ نہ کوئی کھولے گا اور نہ ہی آگے پڑھ پائے گا۔

سنتوکھ داس کے نواحی قصبے میں پیدا ہونے والے عبدالسلام نے جھنگ کو یوں اپنا گھر بنایا کہ پھر کبھی جائے پیدائش کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا۔آپ کے والد تعلیم کے محکمے میں تھے اور دادا اپنے وقت کے عالم،سوگھر میں درس و تدریس کا چلن عام تھا۔

خاندان کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ماں باپ نے کوئی خواب دیکھا تھا اور کچھ احباب سناتے ہیں کہ عبدالسلام جب پہلی میں داخل ہونے لگے تو سکول ماسٹر نے انہیں سیدھا چوتھی میں بٹھا لیا۔مگر بچپن کی باتوں سے بے نیاز عبدالسلام کی تعلیمی زندگی کامیابیوں سے مزین تھی۔

جب ہر شخص ان کی کم عمری کے امتحان اور ہر امتحان میں ریکارڈ کی کہانی پوچھتا تو اس وقت کا عبدالسلام اوپر انگلی اٹھا کر اللہ کے کرم کا اشارہ کر دیتا۔یہ انگریز کا دور تھا اور اس وقت پارلیمان کی کمیٹیاں مظاہروں کے زیر اثر لوگوں کے مذہب پہ فیصلے نہیں دیتی تھی سو سب مولویوں کے اس لڑکے کی مثالیں دیا کرتے۔

ادب میں ذوق رکھنے والا یہ طالب علم جب عملی زندگی میں داخل ہوا تو ماں باپ نے مقابلے کے امتحان میں بیٹھنے کی ضد کی۔وہ ان مانے جی کے ساتھ مقابلے کے امتحان میں بیٹھا ضرور مگر ریلوے کو شائد اس کی ضرورت نہیں تھی تو لوٹا دیا گیا۔

انہیں دنوں کیمبرج میں وظیفہ جات آئے تو انتہائی مشکل حالات کے باوجود عبدالسلام نے درخواست دے ڈالی۔ اب اسے سر چھوٹو رام کی مردم شناسی کہیئے یا جوہر قابل کی قسمت، کسی منتخب امیدوار نے جانے کا فیصلہ بدل دیا اور کیمبرج کا وہ وظیفہ،جس کے لئے لوگ،مہینوں درخواستیں دے کر پہروں دعائیں مانگا کرتے تھے،عبدالسلام کے نام نکل آیا۔پوری دنیا سے لوگ بھانت بھانت کا سامان لے کر کیمبرج پہنچے تو دروازے پہ اپنا سٹیل کا ٹرنک اٹھائے جھنگ کا بھی ایک نوجوان تھا۔

ڈگری مکمل کرنے کے بعد انہیں مزید تعلیم کا وظیفہ بھی ملا اور نوکری کی پیشکش بھی مگر ملک نیا نیا بنا تھا سو وہ لاہور آ کر اپنی ہی مادر علمی میں دن میں حساب پڑھاتے اور شام کو فٹ بال کھیلتے۔طبیعات کی دقیق گتھیاں سلجھانے والے اس پروفیسر کی گفتگو میں ریاضی کی علامتوں سے زیادہ تصوف کے حوالے ہوا کرتے۔صبح، ہال نما کلاسوں میں جمع تفریق سکھانے والا جب رات کو ہاری ہوئی ٹیم کے ساتھ چوبرجی میں دودھ جلیبیاں کھاتا تو سب سمجھ جاتے کہ نیا پروفیسر دو رخ کا سکہ نہیں بلکہ منشور نما شیشہ ہے جس سے ہر کرن سات رنگ لے کر نکلتی ہیں۔

پھر لاہور میں 1953ء کے بلوے ہوگئے اور پہلی دفعہ عبدالسلام کو لگا کہ وہ اس پیڑ سے کٹ گئے ہیں جس پر کھڑے تھے۔ اگلے ماہ امپیریل کالج میں پڑھانے کی پیشکش ہوئی تو انہوں نے قبول کر لی اور یوں 30 سال کی عمر میں امپیریل کالج کی تاریخ میں کم عمر ترین پروفیسر کا اعزاز بھی ایک پاکستانی کے حصے میں آیا۔

مارشل لاء لگانے اور سیاسی جوڑ توڑ سے جان چھوٹی تو 1960ء میں ایوب خان نے ڈاکٹر عبدالسلام کو واپس بلوا لیا۔ پاکستان کی پہلی مربوط سائنسی پالیسی کے پس منظر میں ڈاکٹر عبدالسلام کا نام لیا جاتا ہے۔انہی کی قیادت میں سپارکو کا قیام عمل میں آیا اور بہت سے سائنسدانوں کو تعلیم کے حصول کے لئے ترقی یافتہ ممالک میں بھیجنے کا سلسلہ شروع ہوا۔

PINSTECH، اٹامک انرجی کمیشن اور IAEA کے مشن کے سربراہی سے کراچی کے جوہری پلانٹ تک انہوں نے پاکستان میں سائنسی مزاج کی داغ بیل ڈالی۔ آج ملک کے طول و عرض میں پھیلے تحقیق کے بیسیوں مراکز، جہاں سے تبلیغی جماعتوں کے مشن نکلتے ہیں، حقیقتاً اس غیر مسلم پاکستانی کے ذہن رسا کی پیداوار ہیں۔

رہی بات ایٹمی پروگرام کی تو، ملتان میں ہونے والی ملاقات اور جوہری تحقیق تک تو عبدالسلام اس کا حصہ رہے مگر بعد میں جب بھٹو دور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تو وہ انگلستان چلے گئے۔ ملک بدل گیا مگر وہ دل جو پاکستان کے لئے دھڑکتا تھا نہیں بدل سکا سو آپ آخر تک اس پروگرام کے سائنسدانوں سے رابطے میں رہے اور ان کی رہنمائی کرتے رہے۔

پاکستان کے اس سائنسدان کو ان تمام ملکوں نے شہریت کی پیشکش کی جن کی شہریت اختیار کرنے میں وہ لوگ اول اول ہیں جو آج ان پہ انگلیاں اٹھاتے ہیں۔ایک انٹرویو کے دوران ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ پاکستان جانے سے کیوں گریزاں ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں پاکستان سے نہیں بلکہ پاکستان مجھ سے گریزاں ہے۔

جھنگ کے اس شہری کی قابلیت کے اعتراف میں 1979ء میں نوبیل انعام کا اعلان ہوا۔آپ نے گرینڈ یونیفیکیشن کے نظریے پہ کام کیا جو بہ الفاظ دیگر یہ نظریہ ہے کہ تمام تر قوتیں ایک ہی منبع سے پھوٹتی ہیں۔

جب انعام کا اعلان ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے شکرانے کے نفل ادا کیئے۔نوبیل انعام کی تاریخ میں پہلی بار انعام یافتگان میں سے کسی نے شیروانی پہنی اور پہلی بار ان در و دیوار میں کسی نے سورۃ ملک کی تلاوت کی۔

ثم ارجع البصر ......(سورۃ ملک، آیت 4)

ترجمہ: پھر دوبارہ نظر دوڑاؤ، تمہاری نظر تھک ہار کر واپس آجائے گی۔

اس سال پاکستان کی حکومت نے بھی انہیں اعلیٰ ترین سول ایوارڈ سے نوازا۔ایسا نہیں کہ مملکت خداداد نے ڈاکٹر عبدالسلام کی قدر نہیں کی مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی بصارت، ہمارے وسائل اور کوتاہ بینی سے بار بار ٹکراتی رہی۔

ہم لوگوں نے ان کے اعزاز میں ٹکٹ تو جاری کر دئے مگر جب عبدالسلام نے ایک تحقیقی مرکز بنانے کی بات کی تو اس وقت کے وزیر خزانہ نے یہ کہہ کر منصوبہ رد کر دیا کہ سائنس دانوں کے لئے اس ہوٹل کی کوئی ضرورت نہیں۔

نوبیل انعام ملنے کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام لاہور آئے تو سب سے پہلے داتا صاحب گئے اور پھر گورنمنٹ کالج درسگاہ اور درگاہ کا یہ یکساں عقیدت مند تین سو سے زیادہ اعزازات حاصل کرنے کے باوجود ابھی بھی مولویوں کا وہ لڑکا ہی رہا جو اپنی ہر کامیابی کو اللہ کی عطا جانتا تھا۔

ایک ایسی ہی نشست میں جب جھنگ کا ذکر آیا تو کسی نے کہا کہ پہلے جھنگ ہیر کی معرفت مشہور تھا اور اب آپ کا نوبیل انعام اس شہر کو شہرت عطا کرے گا۔

ڈاکٹر سلام نے جواب دیا: ”دنیا میں نوبیل انعام لینے والے بہت سے ہیں مگر ہیر صرف ایک ہے۔“

اپنی مٹی میں دفن ہونے کی خواہش رکھنے والے عبدالسلام کو اگر معلوم ہوتا کہ اس ملک میں انہیں اپنی قبر کے کتبے کے لئے ایک مجسٹریٹ کی اجازت چاہئے ہوگی تو کیا وہ اپنا فیصلہ برقرار رکھتے یا وہ سمجھ جاتے کہ جیسے قائداعظم کی 11/اگست والی تقریر کہیں کھو گئی تھی ویسے ہی جناح کی 1944ء والی سرینگر کی تقریر بھی بھلادی گئی ہے۔وقت کے پانیوں کے علاوہ بھی جھنگ کی مٹی کو کوئی کلر چاٹ رہا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم بشیر احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو نواسوں ولید احمد عمر 8 سال ابن مکرم خلیل احمد صاحب نے 7 ماہ میں اور جاحظ احمد واقف نو عمر 5 سال ابن مکرمہ سائرہ بشیر صاحبہ نے 5 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے ان کی تقریب آمین مورخہ 2/اگست 2013ء کو اپنی رہائش گاہ واقع دارالفتوح غربی ربوہ شام ساڑھے 6 بجے منعقد ہوئی۔ مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ دونوں بچوں نے اپنی اپنی والدہ سے قرآن کریم پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو قرآن کریم کی روشنی سے منور فرمائے اور تمام عمر قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مکرم حافظ طارق احمد شہزاد صاحب ٹیچر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول (سیکنڈری سیکشن) ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 20 جولائی 2013ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے حزقیل احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک منیر احمد صاحب آف ملتان (ریٹائرڈ انجینئر پاکستان ریلوے) کا نواسہ اور حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، عمر دراز والا، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ دریبہ حمدہ صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے تایا جان مکرم چوہدری غلام سرور ہنجرا صاحب فالج کے حملہ کی وجہ سے لندن کے ہسپتال میں گزشتہ دو ماہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم خالد پرویز صاحب صدر جماعت احمدیہ سلطان سکندر کالونی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم مشتاق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سردار بخش صاحب کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ جسم پر چربی کی گلٹیاں بن رہی ہیں جن میں شدید درد ہوتی ہے اور دورے پڑتے ہیں۔ کمزوری اور نقاہت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ لٹوکا فجی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم منصور احمد مومن صاحب کیلگری کینیڈا کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد مورخہ یکم جولائی 2013ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا عطا کردہ بصیر منصور رکھا گیا ہے۔ نومولود محترم عزیز احمد صاحب بھٹی آف کوٹ دیا لداس ضلع ننکانہ صاحب حال کیلگری کینیڈا کا نواسہ اور محترم ماسٹر (ر) غفور احمد صاحب سابق صدر جماعت مڑھ چک نمبر 45 سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب حال کیلگری کینیڈا کا پوتا ہے۔ نومولود کے نیک، لائق اور خادم دین ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم نلکا ساز محلّہ دارالفتوح غربی ربوہ مورخہ 22۔اپریل 2013ء کو بعمر 76 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ جسمانی طور پر معذور تھیں۔ آپ بہت سادہ مزاج، نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور قرآن کریم کی تلاوت بکثرت کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اور خطابات بڑی پابندی کے ساتھ سنتیں اور دوسروں کو بھی تلقین کیا کرتی تھیں۔ جماعتی چندہ جات اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت الاحد دارالفتوح غربی میں محترم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں خاص میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فٹ بال ٹورنامنٹ 2013ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مجلس صحت کے تعاون سے فٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ 24 جولائی تا 5/اگست 2013ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔

ٹورنامنٹ کا باقاعدہ آغاز مورخہ 24 جولائی 2013ء کو بعد از نماز فجر ہوا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 32 ٹیموں کے 480 اطفال نے شرکت کی جن کے مابین کل 31 میچز کھیلے گئے۔ ٹورنامنٹ کے تمام میچز ناک آؤٹ سسٹم کی بنیاد پر دارالنصر وسطی اور دارالیمن وسطی سلام کی گراؤنڈز میں منعقد کروائے گئے۔ اس کا فائنل میچ دارالفضل غربی فضل اور دارالرحمت وسطی کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جسے ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد دارالفضل غربی فضل کی ٹیم نے جیت لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

تقریب تقسیم انعامات فائنل میچ کے بعد دارالیمن وسطی سلام کی گراؤنڈ میں ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء ربوہ تھے۔ میچ کے بعد تلاوت کے ساتھ اس تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مکرم شاہد محمود بٹ صاحب سیکرٹری صحت جسمانی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کروائی۔

درخواست دعا

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کی کیموتھراپی فیصل آباد میں ہو رہی ہے۔ موصوفہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور مزید کسی بیماری اور پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

ایک بہت بڑا اعزاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے تمام عالم (۔) میں کسی پر صادق نہیں آتی...... ھٰؤ لاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔ سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو......لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہو گے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3/اگست 1998ء)

احباب وخواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

☆......☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور

نظارت زراعت کے زرعی فارم واقع ربوہ کیلئے ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو ہل، کراہ، ڈسک ہیرو اور ٹرالی وغیرہ چلانا بخوبی جانتا ہو اور زراعت سے متعلق دیگر امور مثلاً پانی لگانا، بیج چھٹا کرنا، گوڈی کرنا اور جانوروں کی دیکھ بھال وغیرہ کا بھی علم رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب ناظر صاحب زراعت کے نام درخواست لکھ کر صدر جماعت/ امیر جماعت سے تصدیق کروا کر 25/اگست 2013ء تک نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔

برائے رابطہ: فون نمبر: 047-6213635

عطاء الباسط: 0333-6716765

(نظارت زراعت ربوہ)

تعطیل

مورخہ 9 اور 10۔اگست 2013ء کو عیدالفطر کی تعطیلات کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز

مجید پکوان سنٹر 4/3 یادگار روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سکول شوز خریدیں۔

صرف Bata سے ہر سکول شوز کے ساتھ ٹینس بال (فری) عید کے تیسرے روز سے

باٹا شوز سٹور ریلوے روڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

لان کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544

جماعت احمدیہ عالمگیر کو عیدالفطر ہر لحاظ سے مبارک ہو

منجانب: حکیم میاں محمد رفیع ناصر

الحکمت (ناصر دواخانہ)

گولبازار ربوہ

047-6212248,6213966

سکول شوز سیل میلہ عید کے تیسرے روز سے صرف 250 روپے نیز ہر سکول شوز کی خریداری پر خوبصورت جیومیٹری باکس کا تحفہ بالکل فری

مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں سحر و افطار 8۔اگست

انتہائے سحر	3:57
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:02

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8/اگست 2013ء

1:15 am	دینی و فقہی مسائل
2:15 am	درس القرآن 8 فروری 1997ء
6:30 am	درس القرآن 8 فروری 1997ء
4:00 pm	درس القرآن 31 دسمبر 1997ء
7:00 pm	خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء

روشن کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے

NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

نورتن جیولرز ربوہ

فون 6214214 — فون گھر 047-6211971

دکان 6216216

مکان برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے

رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن

فون: 0044-7917275766

(ڈیلر حضرات سے معذرت)

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600

0321-7961600

پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

Skype id:alrehman209

alrehman209@yahoo.com

alrehman209@hotmail.com

FR-10